



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باپ کی طرف سے میری ایک بہن ہے، میرے باپ نے اس کی مرضی اور رائے کے بغیر اس کی شادی کر دی جبکہ اس کی عمر 21 سال ہے عقد نکاح کے وقت گواہوں نے بھی یہ جھوٹی گواہی دے دی کہ یہ لڑکی راضی ہے، نکاح فام پر بھی اس کے بجائے اس کی والدہ کے دستخط ہی کر و لئے گئے اور اس طرح یہ شادی ہوئی جبکہ یہ اسے مسلسل مسترد کر رہی ہے، سوال یہ ہے کہ اس عقد اور ان گواہوں کی گواہی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ بہن اگر بارہ تھی، اور اس کے باپ نے اس مرد سے شادی پر اسے مجبور کیا ہے، تو بعض اہل علم کے مطابق یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ ان کی رائے میں باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیٹی کو اس شخص سے شادی پر مجبور کر سکتا ہے جس کو یہ پسند نہ کرتی ہو، بشرطیکہ وہ کفو (ہم پلہ) ہو لیکن اس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ باپ یا کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لڑکی کو اس شخص سے شادی پر مجبور کرے جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو خواہ وہ کفو ہی کیوں نہ ہو: کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے

((لا تنبح البعیر حتی تستاذن)) (صحیح البخاری)

”کنواری لڑکی کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔“

: یہ حکم عام ہے، وارش میں سے کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں

((البعیر حتی تستاذن بالوہب)) (صحیح البخاری)

”کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت طلب کرے۔“

یہ حدیث گویا کنواری لڑکی اور باپ کے بارے میں نص ہے، نیز محل نزاع میں نص ہے، لہذا اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو ایسے شخص کے ساتھ شادی پر مجبور کرنا، جسے وہ پسند نہ کرتی ہو حرام ہے اور جو چیز حرام ہو وہ صحیح اور نافذ نہیں ہوتی کیونکہ اسے نافذ کرنا اور صحیح ماننا حدیث میں وارد ممانعت کے منافی ہے، شارع جس سے منع کر دے اس کے بارے میں شارع کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ امت اس کام کو نہ کرے اور اگر ہم اس شادی کو صحیح قرار دیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اس کام کو کر لیا شارع نے جس سے ہمیں منع کیا تھا اور ہم نے اسے گویا ان معاملات میں سے قرار دے لیا شارع نے جن کو مباح قرار دیا ہے، لہذا اس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کی بہن کی شادی جو ایک ایسے شخص سے کی ہے جسے یہ پسند نہیں کرتی تو یہ شادی فاسد ہے اور عقد فاسد کے بارے میں ضروری ہے کہ عدالت کی طرف رجوع کیا جائے۔

: جھوٹے گواہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

((ألا أخبرکم بأکبر الكبائر؟)) (جامع الترمذی)

”کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟“

: آپ ﷺ نے جب یہ ذکر فرمایا تو آپ تکبیر لگاتے ہوئے تھے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر فرمایا

((ألا و قول الزور قال: فما زال یخبرنا حتی قلنا: لیست سکت)) (صحیح البخاری)

”خبردار! جھوٹی بات، آپ ان کلمات کو اس قدر کثرت سے بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ چلنے لگے کہ کاش! آپ سکوت فرمائیں۔“

کیونکہ ان کلمات کی اس قدر کثرت کے ساتھ تکرار سے آپ کو زحمت ہو رہی تھی ان جھوٹے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کریں، حق بات کہیں، حاکم شرعی کے سامنے حقیقت حاصل واضح کر دیں کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے ورا ب وہ اپنی اس گواہی سے رجوع کر رہے ہیں اس طرح اس لڑکی کی ماں کو بھی توبہ کرنی چاہیے کہ اس نے اپنی بیٹی کی جگہ جھوٹے دستخط کئے، یہ بھی گناہ گار ہے، اسے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔

فتاوى إسلامية

كتاب النكاح : جلد 3 صفحہ 279

محدث فتویٰ

